Digitized by Khilafat Library Rabwah

◉ آئندہ صدی میں ایک ہزار سائنسدان چاہیئے

◉ آئندہ دس سال میں ایک سو جینیئس چاہئیں

◉ جماعت کی طرف سے سوا لاکھ روپے کے وظائف کا اعلان

◉ ہر غریب ذہین بچہ کو پرائمری سے سنبھالیں گے

جماعتِ احمدیہ کو سائنسی میدان میں بلندیوں پر پہنچانے کے عظیم پروگرام کا اعلان

جماعت آدھی روٹی کھائے لیکن ذہین بچوں کو سنبھالنے سے غافل نہ ہو اور انہیں پڑھانے کا انتظام کرے

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام وظائف جاری کرنے والی کمیٹی کے صدر ہوں گے

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز روح پرور خطاب

(۲)

ربوہ — جماعتِ احمدیہ کے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان کیا ہے کہ قیامِ جماعتِ احمدیہ کی آئندہ صدی میں جو کہ غلبۂ اسلام کی صدی ہے جماعت کو ایک ہزار چوٹی کے سائنسدان اور محقق چاہئیں۔ یہ صدی ۱۹۸۹ء سے شروع ہو رہی ہے اور اس دوران ۱۹۷۹ء سے ۱۹۸۹ء تک کے دس سالوں میں ۱۰۰ چوٹی کے سائنسدان اور محقق چاہئیں۔

خلیفۃ المسیح الثالث حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) نے یہ ولولہ انگیز اعلان جماعتِ احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز یعنی ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کو ظہر و عصر کی باجماعت نمازوں کے بعد کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس موقع پر عالمی شہرت کے حامل نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا ذکر کیا اور بتایا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے پہلے مصداق ہیں جس میں حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے فرقے کے لوگ علم و معرفت میں اس قدر کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے ڈاکٹر صاحب کی ذہانت اور قابلیت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ آج میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جماعتِ احمدیہ ہر ذہین مگر غریب بچے کو پرائمری سے سنبھالے گی۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت کا کوئی ذہین بچہ چاہے وہ ماسکو میں ہو یا نیویارک میں یا پاکستان کے اندر یا باہر اس کا ذہن ضائع نہیں ہونے دیا جائیگا نوعِ انسانی کے اس ذہن کو سنبھالنا ہے یہ اسلام نے بتایا ہے اور اسلام کے اس حکم کو قائم کرنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں جتنا ہم سے ہو سکتا ہے ہم کریں گے اس سلسلہ میں عملی اقدام کے طور پر حضور نے اس موقع پر یہ تاریخی اعلان کیا کہ ہم ہر سال جماعتِ احمدیہ کی طرف سے سوا لاکھ روپے کے وظیفے ذہین طلباء کو دیں گے۔ حضور نے پُرجوش آواز میں اعلان کیا کہ اگر ہمارا خدا ہم کو ایک ہزار ایسے ذہین بچے دے تو جماعت آدھی روٹی کھائے لیکن انہیں پڑھائے۔ یہ انعام نہیں یہ ان طالب علموں کا حق ہے۔ حضور نے اس سلسلہ میں ایک کمیٹی قائم کی جو کہ ان وظائف کی تقسیم کا کام سنبھالے گی۔ حضور نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ اپنی طرف سے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی یہ عزت افزائی کرتی ہے کہ ان کو اس کمیٹی کا صدر مقرر کرتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ شاید اس رقم کو سوا لاکھ سے بڑھا کر آئندہ سال ڈھائی لاکھ روپے سالانہ کر دیا جائے۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ نے وضاحت فرمائی کہ جماعت کے احباب سے ایک پیسے کی بھی اپیل نہیں ہوگی اللہ میاں خود انتظام کر دے گا۔ حضور نے فرمایا کہ میری دعا ہے کہ یہ تنظیم جماعت اور قوم کے لئے انتہائی مفید ثابت ہو۔

حضور نے (باقی صفحہ ۸ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل

ہر جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۴ صفر ۱۴۰۰ھ ۳۰ صلح ۱۳۵۹ھش ۳ جنوری ۱۹۸۰ء | نمبر ۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ بہتر ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد از جلد صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پیشاب آنے میں تکلیف اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو کامل شفایابی عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۴ صفر ۱۴۰۰ھ
۳ صلح ۱۳۵۹ ہش

جلسہ سالانہ پر رحمتوں کا نزول اور ہمارا فرض

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے ہمارا ۸۷ واں جلسہ سالانہ بہت کامیابی اور خیر و خوبی سے انعقاد پذیر ہو کر کامیابی اور خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ پاکستان کے کونہ کونہ اور ملک ملک سے جو ڈیڑھ لاکھ سے زائد ایثار پیشہ افراد (مرد اور خواتین) شریک ہوئے انہوں نے خدا تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں کو آسمان سے بارش کی طرح برستے اور آسمانی نشانوں کو پیہم ظاہر ہوتے بچشم خود دیکھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطابات اور علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سے مستفیض ہوئے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی انمول دعاؤں کے مورد بن کر وہ علوم و معارف کے خزانوں اور انمول دعاؤں سے لدے پھندے اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔ پھر خود انہیں بھی نمازوں کے دوران اور مقدس مقامات پر انفرادی دعاؤں کے علاوہ جلسہ سالانہ کے افتتاح اور اختتام کے موقع پر ڈیڑھ لاکھ سامعین کی معیت اور حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں نہایت درجہ متضرعانہ اجتماعی دعاؤں میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ کے ان غیر معمولی افضال و انعامات اور جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات سے دائمی طور پر مستفیض ہونے اور مزید افضال و برکات سے متمتع ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم جلسہ سالانہ کی اس غیر معمولی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اپنی زبانی اور عملی شکر گزاری کو اس کے کمال تک پہنچائیں۔ اس کے بغیر خدائی افضال و انعامات سے دائمی طور پر متمتع رہنا اور ان کی انقلاب انگیز تاثیرات سے بہرہ ور ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ شکر گزاری افضال و انعامات کو جذب کرنے کا سب سے اہم اور سب سے مؤثر ذریعہ ہے اور افضال و انعامات سے محروم کرنے والی ناشکری سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے شکر کرنے پر بہت زور دیا ہے اور یہاں تک فرمایا ہے کہ شکر کے بغیر عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ انسان لاکھ نمازیں پڑھے اور دیگر عبادات بجا لائے اگر وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو یاد کر کے اسکا شکر ادا نہیں کرتا تو پھر اس کی عبادات عند اللہ مقبول نہیں ہو سکتیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۷۳)

ترجمہ:۔ اور (اے مومنو!) اگر تم (واقعی) اللہ کی عبادت کرتے ہو تو اسکا شکر (بھی ادا) کرو۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور احسانوں کو یاد کر کے انسان اس کا شکر ادا نہ کرے عبادت کا حق ادا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے جہاں مومنوں کو عبادت بجا لانے کا حکم دیا ہے تو اکثر جگہ ساتھ ہی شکر کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(۱) وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ (العنکبوت آیت ۱۸)

ترجمہ:۔ اور اس (یعنی اللہ) کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو

(۲) بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ (الزمر آیت ۶۷)

ترجمہ:۔ (پس ناشکری نہ کر) بلکہ اللہ کی عبادت کر اور (اس کے) شکر گزار بندوں میں شامل ہو۔

اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور احسانوں کو یاد کر کر کے اس کا شکر ادا کرنا ازبس ضروری ہے۔ اس کے بغیر انسان کی عبادت بھی عند اللہ مقبول نہیں ہوتی۔ البتہ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ شکر کرنے کا طریق کیا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ بالخصوص اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کی عظیم الشان کامیابی کی شکل میں جن افضال و انعامات کی ہم پر بارش کی ہے اور جن عظیم الشان فضلوں سے ہمیں نوازا ہے اس پر شکر گزاری کا طریق کیا ہے؟ اس پر ہم آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

شیریں اور پُر معارف کلام

جماعت احمدیہ کے ستاسی ویں جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۹ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر سے قبل حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درج ذیل منتخب اشعار مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب (وکیل المال اوّل تحریک جدید) نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے:۔

حمد و ثنا اُسی کو جو ذاتِ جاودانی — ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اُس کے سب ہیں فانی — غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یارِ جانی
دل میں مرے یہی ہے سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

جو کچھ ہمیں ہے راحت سب اسکی جود و منت — اُس سے ہے دل کو بیعت دل میں ہے اسکی عظمت
بہتر ہے اسکی طاعت میں ہے سعادت — یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی
سب کا وہی سہارا رحمت ہے آشکارا — ہم کو وہی پیارا دلبر وہی ہمارا
اُس بن نہیں گزارہ غیر اُس کے جھوٹ سارا — یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی
اے قادر و توانا آفات سے بچانا — ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا
غیروں سے دل غنی ہے جب سے کہ تجھ کو جانا — یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی
سب کچھ تری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

ہوئے ہم تیرے اے قادر توانا — تیرے در کے ہوئے اور تجھ کو جانا
ہمیں بس ہے تیری درگہ پہ آنا — مصیبت سے ہمیں ہر دم بچانا
کہ تیرا نام ہے غفار و ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الاعادی

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں — لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں
ملاحت ہے عجب اس دلستاں میں — ہوئے بدنام ہم اس سے جہاں میں
عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں — نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں
ہوا مجھ پہ وہ ظاہر میرا ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الاعادی

تجھے دنیا میں ہے کس نے پکارا — کہ پھر خالی گیا قسمت کا مارا
تو پھر ہے کس قدر اُس کو سہارا — کہ جس کا تو ہی ہے سب سے پیارا
ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الاعادی

تجھے سب زور و قدرت ہے خدایا — تجھے پایا ہر اک مطلب کو پایا
ہر اک عاشق نے ہے اک بت بنایا — ہمارے دل میں یہ دلبر سمایا
وہی آرامِ جاں اور دل کو بھایا — وہی جس کو کہیں ربّ البرایا
ہوا ظاہر وہ مجھ پر بالایادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الاعادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا میں تعلیمی و تربیتی و تبلیغی دورے

- دو نئی جماعتوں کا قیام
- انیس ۱۹ افراد کا قبول اسلام
- بالی میں مسجد اور مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد
- ڈپٹی کمشنر اوجونگ پاڈنگ اور گورنر بالی سے ملاقات اور اسلامی کتب کی پیشکش

مرتبہ۔ مکرم محمود احمد صاحب چیمہ مبلغ انچارج جماعت ہائے انڈونیشیا

جزیرہ بالی کے گورنر سے ملاقات اور کتب کی پیشکش

دوسرے دن مکرم گورنر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آدھ گھنٹہ تک مکرم یحییٰ پونتو صاحب اور خاکسار نے اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں اور تعارف کرایا۔ لٹریچر پیش کیا۔ جس کو انہوں نے کھڑے ہو کر شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ اس کی تصویر وہاں کے لوکل اخبار Bali Post میں ۲۰ر اکتوبر ۱۹۸۹ء کو شائع ہوئی اور اس کے نیچے لکھا کہ

انچارج احمدیہ مسلم مشن مکرم محمود احمد چیمہ نے گورنر بالی مکرم ایڈا باگس منترا صاحب سے ملاقات کی۔ دوران گفتگو مکرم گورنر صاحب نے کہا کہ ہر مذہبی فرد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مذہب کی تعلیم کے مطابق عمل کرے۔ مکرم انچارج صاحب احمدیہ مسلم نے ان کے سامنے اسلام کی بنیادی تعلیمات مختصراً بیان کیں۔ اس کے بعد مکرم یحییٰ پونتو صاحب نے مزید وضاحت بیان کی اور کہا کہ احمدیت اسلام کی ایک انٹرنیشنل جماعت ہے لیکن وہ کسی سیاسی جماعت یا امیر سے تعلق نہیں رکھتی انڈونیشیا میں کم و بیش ۸۰ جماعتیں ہیں اور جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے جیسا کہ قرآن کریم نے بتایا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہر قوم میں نبی مبعوث کئے ہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ مانتی ہے کہ حضرت کرشن صاحب، حضرت گوتم بدھ صاحب دونوں نبی تھے۔

آخر میں احمدیہ وفد نے مکرم گورنر صاحب کی خدمت میں کتب۔ اسلامی اصول کی فلاسفی، احمدیت کیا ہے۔ نظام نو اور کتاب خوشخبری بابت آمد امام مہدی علیہ السلام بطور تحفہ پیش کیں۔ وفد میں مکرم صدر صاحب مقامی جماعت مکرم عبداللہ حسن صاحب معلم اور مکرم عبدالمنان صاحب سیکرٹری تبلیغ بھی شامل تھے۔

ایک رات ہماری جائے رہائش پر آٹھ غیر از جماعت دوست تشریف لائے جو بعض سکولوں کے ٹیچر تھے اور ان میں سے بعض عربی بھی جانتے تھے۔ انہوں نے رات گیارہ بجے تک اسلام و احمدیت کے متعلق بعض سوالات کئے جن کے مناسب جواب دیئے گئے۔

دوسری رات ۱۵ احباب غیر از جماعت تشریف لائے اور رات بارہ بجے تک سوالات و جوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی کتب کا مطالبہ کیا جو ان کو بھجوا دی گئی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو ہدایت نصیب کرے آمین۔

مورخہ ۱۶/۱۰/۸۹ بروز منگل ڈین پاسر سے ہم لومبک گئے۔ مکرم لوکل مبلغ محمد صالح احمدی صاحب اور دوسرے کافی احباب ائرپورٹ پر تشریف لائے ہوئے تھے سب سے مل کر خوشی ہوئی۔

یہاں ہم دو دن رات رہے۔ دونوں راتوں کو تعلیمی و تربیتی و تبلیغی اجلاس منعقد کئے۔ احباب جماعت کے علاوہ آٹھ غیر از جماعت احباب نے بھی شریک ہو کر استفادہ کیا۔ ہم تینوں نے رات گیارہ بجے تک مناسب نصائح بیان کیں

مجلس عاملہ کا اجلاس بلایا گیا۔ رپورٹیں سنی گئیں۔ اور مناسب ہدایات دی گئیں۔

یہ جماعت بچوں سمیت ۸۲ افراد پر مشتمل ہے۔ اور غریب کسانوں کی جماعت ہے لیکن پھر بھی حتی الوسع جماعت کی تحریکات میں حصہ لے رہی ہے۔ اس وقت جماعت کے قیام کا سبب مکرم انجینئر لولا لومتا صاحب ہیں۔ جو جوگجا کرتہ شہر میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ وہاں انہوں نے احمدیت قبول کی اور ۱۹۷۱ء میں ہمارے مبلغ مکرم مولوی احمد نور الدین صاحب کو وہاں لے گئے۔ اور مکرم مولوی صاحب کے ذریعہ وہاں کافی لوگوں نے بیعت کی۔ اس کے بعد مکرم حسن بصری صاحب نے وہاں قیام کیا اور جماعت کو ترقی دی۔ اب مکرم محمد صالح صاحب لوکل مبلغ وہاں کام کر رہے ہیں۔ آپ کی نظر کافی کمزور ہو چکی ہے۔ لیکن مبلغین کی کمی کے باعث وہ کام کرتے چلے جا رہے ہیں۔ یہاں کافی مخالفت ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہر سال ترقی پر ہے۔ یہاں پر ایک احمدی نے چار ہیکٹر زمین اور ایک مکان جماعت کے لئے وقف کیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

مورخہ ۲۰/۱۰/۸۹ بروز ہفتہ لومبک سے سورابایا کے لئے روانگی ہوئی۔ ائرپورٹ پر کافی احباب جماعت تشریف لائے ہوئے تھے۔ سب سے مل کر خوشی ہوئی۔ یہ جماعت ۱۹۳۷ء میں مکرم ملک عزیز احمد صاحب مرحوم کے ذریعہ قائم ہوئی۔ آپ کے بعد مکرم میاں عبدالحی صاحب، مکرم زہدی فضلی صاحب، مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب۔ مکرم صالح الشیبی النھری صاحب اور مکرم محمود احمد صاحب چیمہ۔ مکرم چوہدری غلام یاسین صاحب اور مکرم منشی ظفر احمد صاحب نے کام کیا۔ اور اب مکرم منیر الاسلام صاحب وہاں بطور مرکزی مبلغ کام کر رہے ہیں۔

یہاں پر مرد عورت اور بچے ملا کر ۱۲۴ افراد پر جماعت مشتمل ہے۔ یہ جماعت بہت پرانی جماعت ہے۔ مکرم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب جو ضلع ہوشیارپور کے رہنے والے ہیں گزشتہ سال سے یہاں رہ رہے ہیں۔ اگر کسی وقت مبلغ نہ ہو تو خود بھی وہ اکثر جماعت کا تعلیمی و تربیتی تبلیغی اور مہمان نوازی کا کام کرتے رہتے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس جماعت کو مزید ترقی و کامیابی عطا کرے آمین

رات کو احباب جماعت نے ایک اجلاس منعقد کیا جس میں مجلس عاملہ کے سب سیکرٹریوں نے اپنی رپورٹیں پیش کیں۔ جس کے بعد ہم تینوں نے مناسب ہدایات اور نصائح بیان کیں۔

مورخہ ۲۱/۱۰/۸۹ بروز اتوار سورابایا کے قریب ہم مادورا جزیرہ میں گئے جو وہاں سے سمندری اور بری ایک گھنٹہ کا راستہ ہے۔ وہاں پر ہمارے معلم مکرم اسمٰعیل فردوس صاحب بہت محنت سے کام کر رہے ہیں۔ جس دائرہ میں وہ رہتے ہیں وہاں میں سے اکثر ان کے مداح ہیں۔ لیکن بعض مخالف بھی ہیں۔ جو حالات ہم نے وہاں سنے ہیں ان کی وجہ سے امید ہے کہ خدا تعالیٰ جلد وہاں ترقی کا راستہ کھولے گا۔ گو اس مشن کے قیام کو ابھی چند ماہ ہوئے ہیں۔ احباب جماعت سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

شہر سورابایا سے ۱۸ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ایک چھوٹا شہر Sidoarjo گرسیک ہے۔ جہاں پر ایک بڑی سیمنٹ فیکٹری ہے۔ وہاں پر ہماری نو خاندانوں پر مشتمل ایک جماعت ہے۔ رات کو ہم وہاں گئے۔ احباب جماعت نے ایک مختصر اجلاس منعقد کیا۔ وہاں کے حالات سنے۔ ہم تینوں نے مناسب نصائح بیان کیں۔ ان کے پاس مسجد نہیں ہے۔ ایک مکان پر نماز جمعہ ادا کرتے تھے۔ اب احباب جماعت کوشش کر رہے ہیں کہ اپنی مسجد بنائی جائے۔ اور ہماری موجودگی میں ہی ایک احمدی نے مسجد کے لئے زمین وقف کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اب امید ہے کہ وہاں عرصہ قریب میں مسجد بنائی جائے گی۔ احباب جماعت سے کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

واپسی اور درخواست دعا

مورخہ ۲۲/۱۰/۸۹ کو سورابایا سے واپس برائے جاکرتہ بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوئے اور اس طرح الحمد للہ یہ سارا سفر خیر و عافیت اور کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہماری حقیر مساعی قبول کرے اور اسلام و احمدیت کا جھنڈا جلد ساری دنیا میں لہرائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشکل میں صبر و صلوٰۃ سے کام لینے کی برکات

چند واقعات

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ افریقہ و فجی)

قرآن کریم کی سورہ بقرہ کی ۵۴ سے ۵۸ تک آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو مومن کسی چیز کے کھو جانے کسی عزیز کے فوت ہو جانے یا کسی دکھ اور مصیبت یا خوف اور بھوک میں مبتلا ہونے پر صدق دل سے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ کر صبر و استقامت سے اللہ تعالیٰ کی قضا و رضا پر راضی ہو جاتا ہے اور واویلا کرنے کی بجائے اس کے حضور دعا سے کام لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ضرور اپنے فضل و کرم اور برکتوں سے نوازتا اور کسی نہ کسی رنگ میں اس کے نقصان کی تلافی کر دیتا ہے اور عموماً اس کی کھوئی ہوئی چیز بھی مل جاتی ہے۔ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاں نثار صحابہؓ کی زندگیاں ایسے ایمان افزا واقعات سے بھری پڑی ہیں۔

گزشتہ تیس چالیس سال کے عرصہ میں اس ناچیز خادم سلسلہ نے بھی بارہا اللہ تعالیٰ کے اس بابرکت وعدہ کے پورا ہونے کا مشاہدہ کیا ہے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ کسی چیز کے کھو جانے یا نہ ملنے پر صدق دل سے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور راضی بقضا ہو کر دعائیں کیں تو جلد یا بدیر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ چیز مل گئی۔ ذیل میں یہ عاجز اس امر کے ثبوت میں قارئین کرام کے ازدیاد ایمان اور اس نیک طریق کار کی طرف متوجہ کرنے کے لئے تحدیث نعمت کے طور پر دو تین چھوٹے چھوٹے واقعات پیش کرتا ہے۔

۱۔ مسروقہ سائیکل مل گیا

نومبر ۱۹۴۵ء میں خاکسار نے سیرالیون احمدیہ مشن کی جماعتی ضروریات کے لئے "بو" میں ایک نیا ریلے سائیکل خریدا۔ آج کل تو اللہ تعالیٰ مغربی افریقہ کے احمدیہ مشنوں پر اتنے فضل و احسان فرما رہا ہے کہ وہاں پر اب نہ صرف مرکزی مشنوں بلکہ ذیلی احمدیہ مراکز اور ہسپتالوں میں بھی جماعت کی کاریں اور ویگن وغیرہ موجود ہیں۔ لیکن اس ابتدائی زمانہ میں مشن کے لئے ایک سائیکل مہیا کر لینا بھی غنیمت تھا۔ بہرکیف دسمبر کے آخر میں ایک روز خاکسار سائیکل پر شہر سے واپس آیا۔ تو جلدی میں سائیکل مشن ہاؤس کے بیرونی برآمدے میں رکھ کر صرف چند منٹ کے لئے مکان کے پچھلی طرف چلا گیا۔ وہاں سے لوٹا تو دیکھا کہ برآمدے سے سائیکل غائب ہے۔ غالباً کوئی چور پہلے ہی میرے پیچھے لگا ہوا تھا۔ جو موقعہ پاتے ہی سائیکل لے کر بھاگ گیا۔ میں نے فوراً اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور پھر دعا اور تلاش شروع کر دی۔ ہمارے سکول کے طالب علم بھی ادھر ادھر گھوم کر پتہ کرتے رہے۔ مگر کوئی سراغ نہ ملا۔ برآمدے سے باہر میرے کچھ کپڑے شلواریں وغیرہ دھو کر خشک ہونے کے لئے ڈالے ہوئے تھے۔ سائیکل لے جاتے ہوئے چور وہ بھی سب اٹھا کر لے گیا چونکہ وہ مالی لحاظ سے تنگی کا زمانہ تھا۔ مجھے اس سائیکل کی چوری سے بہت افسوس ہوا۔ لیکن آخر میں اسے کوئی الٰہی حکمت سمجھ کر خاموش ہو گیا۔ اور دعائیں کرنے لگا کہ اللہ تعالیٰ اور سائیکل خریدنے کی توفیق دے۔

مسروقہ ہندی لباس کی وجہ سے چور پکڑا گیا

اس کے بعد خاکسار مجبوراً اور اس کے نواحی علاقہ کے دورہ پر چلا گیا۔ وہاں پر تین یکم جنوری ۱۹۴۶ء کو مجھے مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی سابق مبلغ سیرالیون کا تار ملا۔ "بو" سے چالیس پچاس میل پر قصبہ جالا میں ہمارے سائیکل کا سراغ مل گیا ہے۔ ہوا یوں کہ چور نے بو سے جالا پہنچ کر جالا زراعتی کالج کے ایک لیکچرار مسٹر ابوبکر صدیقی کے پاس وہ سائیکل فروخت کرنا چاہا۔ انہوں نے اس کے پاس میرے کپڑے غالباً پاکستانی اچکن یا شلوار دیکھ کر پہچان لیا کہ ایسے کپڑے تو صرف ہندوستان کے احمدی مبلغین پہنتے ہیں۔ چونکہ وہ لیکچرار ہماری جماعت کے مداحوں میں سے تھے اور ہمارے دوست تھے۔ انہوں نے بھانپ لیا کہ وہ نوجوان چور ہے اور وہ سائیکل اور کپڑے یو احمدیہ مشن سے چرا کر لایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے فوراً بو کے محکمہ زراعت میں اپنے کسی دوست کو فون کیا کہ وہ احمدیہ مشن کو اطلاع دے دے کہ ان کا مسروقہ سائیکل مل گیا ہے۔ جا لا آ کر لے جائیں۔ چنانچہ پھر خاکسار نے محترم چوہدری نذیر احمد صاحب کو بذریعہ ٹرین وہاں بھیجا۔ سائیکل منگوایا اور اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کیا۔ وہ چور چونکہ کوئی نہایت غریب اور محتاج آدمی تھا۔ اس لئے صدیقی صاحب کی سفارش پر ہم نے اسے امداد کے طور پر کچھ دیئے اور وعظ و نصیحت کر کے چھوڑ دیا اور پولیس کے حوالے نہ کیا۔

۲۔ ناموافق حالات میں ہینڈ بیگ مل گیا

۱۹۶۳ء کے آخر میں مکرم میاں عبدالحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا اپنے اہل و عیال کو پاکستان روانہ کرنے کے لئے انڈونیشیا سے سنگاپور تشریف لائے۔ خاکسار ان دنوں بطور مبلغ انچارج احمدیہ مشن سنگاپور وہاں مقیم تھا۔ سنگاپور میں قیام کے دوران محترم میاں عبدالحی صاحب کے بچے شدید بیمار ہو گئے تاہم خاکسار نے حسب ہدایت مرکز سلسلہ ان کے اہل و عیال کے پاکستان کے سفر کے لئے ہوائی جہاز کے ٹکٹ اور دیگر سفری دستاویزات مکمل کر کے ان کے حوالے کر دیئے تاکہ وہ بچوں کے اچھا ہونے کے بعد جلدی روانہ ہو سکیں۔ ایک روز ان کے بڑے لڑکے عزیز عبدالشکور صاحب جو اس وقت چھ سات برس کے تھے اور اب انجینئرنگ کالج لاہور میں پڑھتے ہیں اچانک تشویشناک طور پر بیمار ہو گئے اور انہیں فوراً ہسپتال لے جانا پڑا۔ ہسپتال سے واپسی پر غالباً بچے کی بیماری کی گھبراہٹ میں مکرم میاں عبدالحی صاحب اپنا ہینڈ بیگ جس میں دیگر اشیاء کے علاوہ پاسپورٹ، ایئر کمپنی کی ٹکٹیں اور دیگر سب کاغذات بھی تھے ٹیکسی سے اترتے ہوئے ٹیکسی میں ہی بھول گئے۔ غیر ملک میں پاسپورٹ ٹکٹیں اور سفری کاغذات کا اس طرح گم ہو جانا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ انہیں بے حد پریشانی ہوئی۔ بچے کی بیماری کی بھی انہیں فکر تھی۔ مشن ہاؤس پہنچ کر کچھ دیر کے بعد پریشانی کے عالم میں انہوں نے اس کا مجھ سے ذکر کیا۔ میں بھی سن کر بڑا فکرمند ہوا۔ تاہم میں نے اِنَّا لِلّٰہِ پڑھ کر انہیں کہا اب اِنَّا لِلّٰہِ پڑھنے اور دعا کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ آئیں سب مل کر دعا کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارا وہ نہایت اہم ہینڈ بیگ ملنے کی کوئی صورت پیدا فرما دے یا اس نقصان کی تلافی کسی بہتر رنگ میں ہو جائے۔ چنانچہ ہم سب نے بڑے درد سے دعائیں شروع کر دیں۔ ٹیکسی کا نمبر وغیرہ ہمیں معلوم نہیں اور نہ ڈرائیور کا نام یا حلیہ ٹھیک طرح معلوم تھا۔ کیونکہ وہ رات کا وقت تھا۔ تاہم اس علاقہ کی پولیس کو رپورٹ کر دی۔ احباب جماعت بھی خاصے فکرمند ہوئے اور دعا میں مصروف ہو گئے۔ بظاہر سو میں سے دس فیصدی بھی اس ٹیکسی کے پہچاننے یا ملنے کا امکان نہیں تھا۔ سنگاپور ایسا شہر نہیں جس کے ٹیکسی ڈرائیوروں پر اس قدر حسن ظنی یا اعتماد کیا جا سکے کہ وہ اس قسم کی گم شدہ چیزیں پولیس کو یا مالک کو پہنچانے کی تکلیف گوارا کریں گی۔ تاہم دعاؤں کے علاوہ ہم نے اس ٹیکسی کو تلاش کرنے کی کوششیں بھی جاری رکھیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور دوسرے روز جبکہ مکرم میاں عبدالحی صاحب ایک قریبی بازار میں اس ٹیکسی کی پہچان اور تلاش میں سرگرداں تھے۔ کہ اچانک ایک چینی ٹیکسی ڈرائیور نے خود ہی ان کے قریب آ کر اپنی ٹیکسی کھڑی کر دی۔ اور ٹیکسی کے اندر سے میاں صاحب کا وہ تھیلا معہ سامان نکال کر انہیں یہ کہتے ہوئے ان کے حوالے کر دیا کہ میں کل سے ہی آپ کی تلاش میں ہوں۔ یہ آپ کا تھیلا کل رات میری ٹیکسی میں رہ گیا تھا۔ چنانچہ اس کے چند منٹ بعد میاں عبدالحی صاحب الحمد للہ الحمد للہ کہتے ہوئے مشن میں داخل ہوئے اور مجھے یہ بشارت سنائی۔ کہ ان کا تھیلا معہ سب سامان کاغذات اور پاسپورٹوں کے مل گیا ہے۔ میں نے بھی شکر کرتے ہوئے انہیں عرض کیا کہ مبارک ہو۔ اب سب سے پہلے مسجد میں جا کر شکرانے کے طور پر نفل ادا کریں۔

تبدیلی سائیکل

میری بائیسکل BECO نمبر 97981 CO

کوئی صاحب غلطی سے جلسہ سالانہ کے دوران گول بازار حبیب بنک کے سامنے سے لے گئے ہیں اور اپنی بائیسکل چھوڑ گئے ہیں۔ براہ کرم شناخت کر کے میری سائیکل واپس کر دیں۔ اور اپنی سائیکل لے جائیں۔ شکریہ۔

عبدالاحد ولد غلام حسین صاحب ٹھیکیدار مکان ۲۶/۱۰ محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوئٹزرلینڈ کے دو گرجا گھروں میں تبلیغ اسلام

(مکرم نسیم مہدی صاحب شاہد انچارج مبلغ سوئٹزرلینڈ)

اسلام سے بڑھتی ہوئی دلچسپی کے پیش نظر اب عیسائیوں کے بعض کٹر مذہبی حلقے بھی اسلام کا نوٹس لینے اور اسلام کے بارہ میں مسلمانوں سے معلومات حاصل کرنے پر مجبور ہوتے جا رہے ہیں۔ سوئٹزرلینڈ کے دارالحکومت "برن" میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ چرچ نے باہمی تعاون سے

"ایک خدا پر ایمان رکھنے والے مشرقی مذاہب" کے عنوان سے ایک سیمینار کا انعقاد کیا۔ چار میں سے دو دن "اسلام" کے لئے مختص کئے گئے تھے۔ اس سلسلے کا پہلا اجلاس ۳۰ اکتوبر کو اور دوسرا اجلاس ۲۷ نومبر کو ایک بہت بڑے گرجا گھر میں ہوا۔ انتظامیہ کی طرف سے دونوں اجلاسوں کے لئے علیحدہ علیحدہ مقامی اخبارات میں نمایاں اشتہار دیئے گئے اور ہزاروں دعوت نامے بھجوائے گئے۔ اس پبلسٹی کے نتیجہ میں بعض لوگوں کی طرف سے اس سارے پروگرام کے مدار المہام پادری صاحب موصوف کو دھمکی آمیز خط اور فون بھی موصول ہوئے۔ خاکسار اور مکرم شیخ ناصر احمد صاحب جب ۳۰ اکتوبر کو پہلے اجلاس کے لئے زیورک سے "برن" پہنچے تو غالباً اسی وجہ سے پادری صاحب موصوف کچھ گھبرائے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا ایسے اجلاسوں میں ستر بچہتر لوگ آجائیں تو بہت بڑی کامیابی خیال کی جائے گی۔ ہال میں ۱۵۰ سیٹیں تھیں جو جلد ہی پُر ہو گئیں۔ بعد میں مزید ۵۰ کرسیاں لائی گئیں اور وہ بھی چند منٹوں میں پُر ہو گئیں۔ اس طرح اجلاس شروع ہونے سے پہلے ۲۰۰ سے زائد غیر مسلم اسلامی تعلیمات مسلمانوں کے منہ سے سننے کے لئے ہمہ تن گوش تھے۔ مغربی ممالک میں اتنے افراد کا ایسے اجتماعات میں آجانا واقعی ایک بڑی کامیابی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار اور مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے ۲۵، ۲۵ منٹ تک جرمن زبان میں اسلامی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور بعد میں سوالات کے جواب دیئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضرین پر بہت اچھا اثر قائم ہوا جس کا علم ہمیں مختلف ذرائع سے بعد میں ہوا۔ ثم الحمد للہ۔

مقامی پریس کے نمائندے اجلاس میں موجود تھے۔ دارالحکومت کے دو سب سے بڑے اخبارات جن کی مجموعی اشاعت روزانہ دو لاکھ سے زیادہ ہے۔ نے نمایاں اور جلی سرخیوں کے ساتھ تفصیلی خبریں ہماری تقاریر کے خلاصوں کے ساتھ شائع کیں۔ وللہ الحمد۔

ایک ماہ بعد ۲۷ نومبر کو اس سلسلہ کا دوسرا اجلاس اسی گرجا گھر میں ہوا۔ اس دفعہ بھی حاضری ۲۰۰ سے زائد تھی۔ اجلاس شروع ہونے سے پہلے اذان اور نماز کا ریکارڈ بار بار لاؤڈ سپیکر پر لگایا گیا۔ اس طرح گویا ظاہری طور پر ایک گرجا میں توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان ہو رہا تھا۔ اللہ کرے وہ دن جلد آئے جب یہ لوگ حقیقی طور پر خدائے واحد و یگانہ اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوش میں آجائیں۔ آمین۔

خاکسار نے "اسلام میں عورت کا مقام" کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے ان سوالات کے جوابات دئے جو ہمیں بعض حاضرین کی طرف سے گذشتہ اجلاس کے بعد تحریری طور پر موصول ہوئے تھے۔ زیادہ سوالات "مسئلہ جہاد" پر تھے۔ یہ اجلاس بھی محض اللہ کے فضل سے ہر لحاظ سے کامیاب ہوا۔ پریس کے نمائندے حسب سابق موجود تھے اور اس دفعہ بھی انہی دو اخبارات نے مزید نمایاں طور پر خبروں کی اشاعت کی۔ الحمد للہ۔

اجلاس کے آخر میں سیمینار کے منتظم اعلیٰ پادری صاحب نے کہا:

"ان دونوں تقاریب کی وجہ سے اسلام کے بارہ میں میرے علم میں کثیر اضافہ ہوا ہے۔ میری حیرت کی انتہا نہیں رہی کہ میں نے اسلام کو صلح، امن اور آشتی کا مذہب پایا حالانکہ پہلے میں اسے ایک جارحانہ مذہب سمجھتا رہا۔ ہماری طرف سے بعض دوست "جہاد" پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ اگر ہم عیسائیت کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہم عیسائیوں نے مذہب کے نام پر کم خون نہیں بہایا۔ ہمیں یہ باتیں بھی نہیں بھولنی چاہئیں۔"

پادری صاحب نے اس سلسلہ میں صلیبی جنگوں کی مثال دی۔ دونوں اجلاسوں میں مکہ معظمہ۔ مدینہ منورہ اور بعض دیگر اسلامی ممالک کی مساجد کی سلائیڈز اور مووی فلمیں دکھائی گئیں۔ دونوں دفعہ کثرت سے لٹریچر فروخت ہوا۔

اسی طرح کا ایک اور سیمینار ذرا چھوٹے پیمانہ پر زیورک کے ایک نواحی قصبہ REGENSDORF میں منعقد ہوا اس کا انتظام بھی کیتھولک اور پروٹسٹنٹ چرچز نے باہمی تعاون سے کیا تھا۔ ۳۰ اکتوبر سے ۲۷ نومبر تک ہر منگل کی شام کو اڑھائی تین گھنٹے کا اجلاس ہوتا۔ کل پانچ اجلاس ہوئے اور ۶ تقاریر ہوئیں جو ساری کی ساری "اسلام" کے مختلف پہلوؤں پر تھیں۔ پہلے اجلاس میں ایک مشنری نے جو انڈونیشیا میں ۲۰ سال سے زائد عرصہ گذار چکے ہیں مسلمانوں کے ساتھ اپنے تعلقات اور مسلمانوں سے متعلقہ اپنے تجربات بیان کئے۔ دوسرے اجلاس میں خاکسار نے اسلامی تعلیمات پر ایک تعارفی مقالہ پڑھا۔ تیسرے اجلاس میں مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے "اسلامی معاشرہ" "عورت کا مقام" "تعزیرات۔ اقتصادی، وراثتی اور عائلی نظام" پر مقالہ پڑھا۔ چوتھے اجلاس میں مکرم شیخ صاحب نے ہی "عیسائیت اور مسیح علیہ السلام ایک مسلمان کی نظر میں" کے موضوع پر اور ایک عیسائی مشنری نے بعنوان "اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک عیسائی کی نظر میں" تقریر کی۔ پانچویں اجلاس میں ایک پروفیسر نے "اسلامی آرٹ" پر دلچسپ تقریر کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر دفعہ حاضری اوسطاً ۲۰۰ رہی۔ سنجیدہ، مذہبی اور اچھے پڑھے لکھے طبقہ کے لوگ شرکت کرتے رہے۔ دلچسپی قائم رہنے کا ثبوت یہ تھا کہ باوجود داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہونے کے اکثر لوگوں نے تمام اجلاسوں میں شرکت کی۔ ہر اجلاس میں نصف وقت سوالات اور تبادلہ خیالات کے لئے ہوتا تھا جس میں دلچسپی سے علمی سوالات کئے گئے۔ ایک صاحب نے جو اپنی بیگم کے ساتھ تمام اجلاسوں میں شریک ہوتے رہے۔ چوتھے اجلاس میں یہاں تک کہہ دیا "جو تعلیمات ہمارے سامنے اب پیش کی گئی ہیں۔ ان میں اختلاف کی گنجائش نہیں۔ عیسائی چرچ گذشتہ صدیوں میں اور اب بھی جو تعلیمات پیش کرتا رہا اور کر رہا ہے وہ تعلیمات ہرگز مسیحؑ کی نہیں۔ بلکہ پولوس کی ہیں۔"

ان اجلاسوں کے بعد بھی کثرت سے لٹریچر فروخت ہوتا رہا۔

قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام سے بڑھتی ہوئی دلچسپی سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ تا مغربی دنیا اسلام کی حسین اور پاکیزہ تعلیمات جلد سے جلد قبول کرے اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم۔

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار ۱۹۷۶ء سے دونوں کانوں سے مکمل طور پر بہرہ ہو چکا ہے۔ عمر اس وقت ۴۸ سال ہے تمام ماہرین ڈاکٹروں نے یہ مرض لاعلاج قرار دیا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ درد دل سے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے معجزانہ طور پر قوت سماعت از سر نو عطا فرمائے۔ آمین

(مکرم شاہد ۸۸ مارٹن ٹیری آرٹلری لیز کینٹ کراچی)

(۲) میرے والد محترم چوہدری محمد شریف صاحب نائب امیر ضلع سیالکوٹ کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے تقریباً ایک ہفتہ سے ناساز ہے کمزوری بہت زیادہ ہے۔ بزرگان سلسلہ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم سے ابا جان کو شفاء عطا فرمائے اور ہم سب اہل خانہ پر احسان عظیم فرمائے۔ آمین۔

(منور احمد انجم میانوالی خانانوالی ضلع سیالکوٹ)

(۳) میرا بھانجہ عزیزم رضوان احمد ابن مکرم احمد منان مرزا صاحب فنڈق اچانک بوجہ برین ہیمرج شدید بیمار ہے۔ ڈاکٹروں کے بیان کے مطابق حالت تشویشناک ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب کرام سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(لطیف غزنوی۔ ربوہ)

دعائے نعم البدل

مکرم برادرم شمس الدین صاحب ترکھانی ضلع گوجرانوالہ کی بچی بیدالش کے بارہ روز بعد وفات پا گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل دے اور نعم البدل عطا فرمائے آمین

(محمد انوار الحق۔ گنج مغل پورہ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا بھر کی مجالسِ انصار اللہ میں مجلس ناظم آباد کراچی اوّل رہی

حضور ایدہ اللہ نے اپنے دستِ مبارک سے جلسہ کے دوسرے دن علمِ انعامی مرحمت فرمایا

ربوہ ـــ چالیس سال سے زائد عمر کے احمدی احباب کی تنظیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی دُنیا بھر میں قائم تنظیموں میں سے مجلس ناظم آباد کراچی اوّل رہی۔ جلسہ سالانہ کے دوسرے دن ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستِ مبارک سے مجلس ناظم آباد کے زعیم اعلیٰ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ کے علیل ہونے کی وجہ سے ان کے مقرر کردہ نمائندے مکرم ملک جمیل احمد صاحب نائب زعیم اعلیٰ کو علمِ انعامی مرحمت فرمایا۔ اِس موقع پر صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے مائیک پر آکر یہ الفاظ کہے :-

دُنیا بھر کی مجالس انصار اللہ میں مجلس ناظم آباد کراچی اوّل رہی۔ ہم یہ علم حضور کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ علمِ انعامی دے کر اعزاز فرمائیں۔

اِس کے بعد مکرم ملک جمیل احمد صاحب نے حضور ایدہ اللہ سے علمِ انعامی وصول کیا۔ حضور نے "بارک اللہ لکم" ارشاد فرمایا۔

اِس کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دیگر نو مجالس انصار اللہ کے نام اور اُن کے زعماء کے نام بغرض دعا پڑھ کر سنائے اور احباب سے درخواست کی کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب مجالس کے جملہ عہدیداروں کو بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے اور احسن جزاء دے۔ مجالس کی ترتیب وار فہرست حسب ذیل ہے :-

درجہ	نام مجلس	نام زعیم اعلیٰ / زعیم
اوّل	ناظم آباد کراچی	مکرم چوہدری شریف احمد صاحب وڑائچ
دوم	فیصل آباد شہر	" چوہدری عبد الغنی صاحب
سوم	ماڈل ٹاؤن لاہور	" میجر غلام احمد صاحب
چہارم	اسلامیہ پارک لاہور	" چوہدری نصیر احمد صاحب
پنجم	حلقہ دار الذکر لاہور	" میجر عبد اللطیف صاحب
ششم	حلقہ صدر کراچی	" سید سعید خالد صاحب
ہفتم	سیالکوٹ شہر	" بابو قاسم دین صاحب
ہشتم	گجرات شہر	" ڈاکٹر [illegible] صاحب
نہم	سکھر شہر	" قریشی عبد الرحمٰن صاحب
دہم	شیخوپورہ شہر	" ملک لطیف احمد صاحب سرور

ضروری گذارش :- احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ انتظامات جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں اپنی تجاویز دفتر افسر جلسہ سالانہ میں بھجوا کر شکریہ کا موقع عطا فرمائیں۔ (افسر جلسہ سالانہ)

فون ۳۸۲۲

رہائشی و کمرشل پلاٹس، مکان، دوکان، کوٹھی نیز زرعی زمین۔ ٹریکٹر، ٹرالی، ہل، تھریشر، موٹر سائیکل اور موٹر کار کی خرید و فروخت کے لئے الحمرا اسٹیٹس پر خود تشریف لائیے یا فون نمبر ۳۸۲۲ پر رابطہ قائم کیجئے۔

پروپرائٹرز:- خادم حسین وڑائچ۔ طاہر احمد وڑائچ

الحمرا اسٹیٹس 699/A سٹلائٹ ٹاؤن۔ سرگودھا

اعلانِ تعطیل

بروز ہفتہ ۵ر جنوری ۱۹۷۹ء کو الفضل کا دفتر تعطیلاتِ جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں بند رہے گا اِس لئے اُس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئینِ کرام و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر الفضل)

عظیم پروگرام کا اعلان

(بقیہ صفحہ اوّل)

احباب جماعت کو اِس سکیم کی کامیابی کے لئے دعاؤں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ مرزا ناصر احمد کی یہ خواہش ہے کہ ایک ہزار جینیئس سائنسدان جماعت کو ملے اور اِس خواہش کو پورا کرنے کے لئے جو دعائیں وہ کریں ان کو بھی قبول کر اور جو ہم کریں ان کو بھی قبول کر۔ اس کے علاوہ اگلے دس سالوں میں چوٹی کا ۱۰۰ سائنسدان دے اس میں ہر فیلڈ کا سائنسدان شامل ہو، آسمانوں کی سیر کرنے والے دماغ ہمیں اللہ تعالیٰ عطا کرے۔

اِس ضمن میں حضور نے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر صاحب تھیوریٹیکل فزکس (نظری طبعیات) کے ماہر ہیں اور فزکس کے علم کو جن رفعتوں تک لیبارٹری نے پہنچانا ہوتا ہے اس تک یہ اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے اپنے ڈیسک پر کام کرتے ہوئے پہنچ جاتے ہیں۔ حضور نے کہا کہ یہ جو تھیوریٹیکل سائنس ہے ڈاکٹر صاحب کو اس میں دلچسپی ہے۔ اس سے زیادہ مجھے سائنس میں دلچسپی ہے۔

سات آسمانوں کی وضاحت

حضور ایدہ اللہ نے اپنے پُرمعارف اور بصیرت افروز خطاب میں سات آسمانوں کے بارے میں قرآنی آیت کی نہایت ہی خوبصورت، لطیف اور دلچسپ تشریح فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کہتا ہے اللہ نے سات آسمان پیدا کئے ان میں سے پہلا آسمان وہ ہے جس کے اندر ستارے ہیں جو بعد والا ہے اس میں کوئی ستارہ نہیں۔

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ۨالْکَوَاکِبِ۔

حضور نے اِس کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں تک سائنس کی تحقیقات کا تعلق ہے یہ جو سماء الدنیا ہے اس میں ستاروں کے مختلف قبائل ہیں۔ ستاروں کے ایک قبیلے کو گیلیکسی (GALAXY) کہتے ہیں اور کائنات میں بے شمار گیلیکسیز (GALAXIES) ایسی ہیں کہ ہمیں ان کا پتہ بھی نہیں۔ ہماری نظر تو ابھی پہلے آسمان سے باہر ہی نہیں نکلی۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے علم کی وسعت تو محض اتنی ہے کہ ابھی ہماری آنکھ نے پہلے آسمان کو جیسے پنجابی میں کہتے ہیں بھورا بھی نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں ایسے دماغ دے جو کہ اپنے ڈیسک پر بیٹھ کر وہ علم اور نتائج حاصل کرلیں کہ پچاس سال بعد، سو سال بعد یا ڈیڑھ سو سال کے بعد سائنس نے اپنے عملی تجربات کے مطابق جہاں تک پہنچنا ہے وہاں پر ایک احمدی سائنسدان کو پہلے ہی پہنچا دے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ